عبداللطیف خالد چیمہ

غیر سودی بنکاری کے لیے مہم

قرآن کریم نے ''سود'' کو اللہ ورسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ قرار دیا ہے۔ قیام ملک کے بعد بانی پاکستان محمد علی جناح نے 15/ جولائی 1948ء کو کراچی میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا تھا کہ:

''میں نہایت اشتیاق کے ساتھ آپ کی ریسرچ فاؤنڈیشن کے تحت موجودہ بینکنگ نظام کو اسلامی معاشی اور معاشرتی افکار کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی سعی وکوشش کو دیکھنا چاہوں گا۔ مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے کچھ نا قابل حل مسائل پیدا کیے ہیں اور بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ کوئی معجزہ ہی اسے تباہی سے بچا سکتا ہے۔ یہ نظام انسانوں کے مابین معاشی عدل قائم کرنے اور عالمی سطح پر ہونے والی کشمکش کے تدارک میں ناکام ہو چکا ہے۔ اس کے برخلاف یہی نظام ماضی میں ہونے والی دو عالمی جنگوں کا سبب بنا ہے۔ دنیائے مغرب اپنی صنعتی ترقی اور مشینی ایجادات و اختیارات کے باوجود بدترین انتشار میں مبتلا ہے جو تاریخ میں اپنی نوعیت کا ایک منفرد معاملہ ہے۔ مغربی معاشی نظریے اور عمل کو اختیار کرنا ہمیں اس آسودہ معاشرے تک پہنچانے کا باعث نہیں ہوسکتا جو ہماری منزل ہے۔ ہمیں اپنی تقدیر خود اپنے ظروف احوال کے مطابق لکھنی ہوگی اور اسلام کے معاشرتی عدل اور انصاف پر مبنی ایک معاشی نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا جس کے ذریعہ ہم بحیثیت مسلمان اپنا فرض ادا کرسکیں اور انسانیت کے سامنے پیغام امن پیش کرسکیں جو اس کی فلاح و بہبود، انبساط اور ترقی کا ضامن ہوگا''۔

وطن عزیز میں اس کے بعد تمام دساتیر میں اس کی ضمانت مہیا کی گئی کہ سودی نظام معیشت سے جلد چھٹکارا حاصل کرلیا جائے گا، 1973ء کے دستور کے آرٹیکل 380 کی ذیلی دفعہ ''ایف'' میں کہا گیا ہے کہ ''حکومت جس قدر جلد ممکن ہوسکے ربا (سود) کو ختم کرے گی''۔

لیکن تا حال اِس نحوست سے جان نہیں چھڑائی جاسکی اور موجودہ حکمرانوں سمیت اہل اقتدار نے اس استحصالی نظامِ معیشت کو ختم کرنے کی ہر ممکنہ کوشش و تحریک کو دبانے کا فیصلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

دنیا بھر میں سرمایہ دارانہ نظام اپنے منطقی انجام تک پہنچ رھا ہے اور اس نظام کی چکی میں پسے ہوئے افراد و طبقات سودی نظام معیشت کے خلاف آواز بلند کرنے میں کامیاب ہوتے نظر آرہے ہیں، گزشتہ کچھ عرصے سے اِس حوالے سے ''تحریک انسداد سود'' کی سرگرمیاں شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی کی قیادت میں نہایت پرامن طور پر دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی ہیں اور دوسری طرف قومی پریس میں بھی اِس کا تذکرہ ہونا شروع ہوگیا ہے۔ جناب اوریا مقبول جان اور جناب انصار عباسی نے اِس حوالے سے رائے عامہ کو باخبر رکھنے بلکہ تیار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، ہم مزید تفصیل کی بجائے جناب انصار عباسی کی یہ رپورٹ من وعن شائع کررہے ہیں تاکہ دینی حلقوں کو اِس حوالے سے اپنا کردار

ادا کرنے کے لیے مزید تیاری میں آسانی محسوس ہو۔

اسلام آباد (انصار عباسی) اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور ڈی ایف آئی ڈی کے تعاون سے ہونے والی ایک منفرد تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں اسلامک بینکاری کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور 95 فیصد عوام کا ماننا ہے کہ سود پر پابندی ہونی چاہئے اور ساتھ ہی بینکوں میں سود کے موجودہ سسٹم کو بھی ختم ہونا چاہیے۔ تحقیق میں اعتراف کیا گیا ہے کہ ملک میں اسلامی بینکاری کے موجودہ حجم سے ملک کی گھریلو اور کاروباری ضروریات پوری نہیں ہوسکتیں۔ رپورٹ میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ ایسی حکمت عملی مرتب کرے جس سے اسلامی بینکاری کی صنعت میں وسعت آئے تاکہ اسلامی بینکاری سے متعلق مصنوعات میں اضافہ ہوسکے۔ رپورٹ میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ ایسے روایتی بینک جن میں اسلامی بینکاری کے بڑے آپریشنز چلائے جارہے ہیں انہیں ایسی مراعات دینا چاہیے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو مکمل طور پر اسلامی بینکاری میں ڈھال سکیں یا پھر کم از کم آزاد اسلامی بینکاری کے ادارے چلانے پر غور کر سکیں۔ 65 صفحات پر مشتمل اس تحقیق کا عنوان کے اے پی اسٹڈی ''پاکستان میں اسلامی بینکاری کا طرز عمل، علم اور رویہ'' رکھا گیا ہے۔ اس میں ملک بھر سے سروے کے نتائج شامل کیے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ 98 فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ سود ختم ہونا چاہیے جبکہ 93 فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ بینکوں کی جانب سے لیا جانے والا سود اور بینکوں کی جانب سے دیا جانے والا سود ختم ہونا چاہیے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ 94.5 فیصد لوگوں کی رائے ہے کہ سود پر پابندی ہونا چاہیے اور 88.41 فیصد لوگ سمجھتے ہیں کہ بینکوں میں سود کے موجودہ طرز عمل پر پابندی ہونا چاہیے۔ رپورٹ میں اس بات کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے کہ اسلامی بینکاری کا مطالبہ دراصل اسلامی تعلیمات کا مظہر ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں گھریلو (ریٹیل) بنیادوں پر اسلامی بینکاری کا مطالبہ زیادہ یعنی 95 فیصد ہے جبکہ کاروباری سطح پر اس کا مطالبہ 73 فیصد ہے۔ تحقیق میں تجویز دی گئی ہے کہ شرعی علماء کے کردار کو مزید وسیع کرنا چاہیے اور اسلامی بینکاری اور مالیات کے نظام کو فروغ دینا چاہیے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسلامی بینکاری میں کئی شرعی عالم شامل ہیں۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ اسکالرز کو اسلامی بینکاری میں تربیت حاصل ہے تاکہ وہ کسی بھی معاملے میں اپنا ٹھوس پہلو پیش کرسکیں۔ رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ملک میں اسلامی بینکاری کے متعلق عوامی سطح پر کم معلومات پائی جاتی ہیں کیونکہ سروے میں حصہ لینے والوں کی اکثریت کو اسلامی بینکاری ماڈل ٹھیکوں (کنٹریکٹ) کی نوعیت اور شرعی نظام پر عمل کے میکنزم کا علم نہیں۔ رپورٹ کے مطابق اسلامی کنٹریکٹ اور اصطلاحات کے متعلق معلومات کا تقریباً علم ہی نہیں تھا، رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عوام کو اسلامی اصطلاحات کے متعلق بنیادی معلومات دینے اور یہ بتانے کا معاملہ اب تک ایک چیلنج ہے کہ اسلامی بینکاری کی مصنوعات کس طرح کام کرتی ہیں ایک زبردست آگاہی مہم کے بغیر اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کا کام مشکل ہوگا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی بینکاری کی بڑھتی ہوئی طلب کو دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان اور اس کے ادارے بالخصوص اسٹیٹ بینک ایسی پیش رفت کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔ رپورٹ میں مرکزی بینک سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایسی پالیسی تشکیل دے جس سے اسلامی بینکاری کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کیا جاسکے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

اسلامی بینکاری کو ملک بھر میں پھیلانے کے لیے اس کی شاخیں دیہی اور شہری علاقوں تک پھیلانے کی ضرورت ہے جبکہ اسلامی بینکوں کے موجودہ حجم کو بھی بڑھانا ہوگا۔ (روزنامہ ''جنگ'' لاہور 20 نومبر 2014ء)

جماعت اسلامی پاکستان کے امیر جناب سراج الحق نے 21۔نومبر کو مینار پاکستان گراؤنڈ لاہور میں جماعت اسلامی کے اجتماعِ عام میں اپنی افتتاحی تقریر میں سودی نظام کے خلاف جنگ اور جدوجہد کے حوالے سے بڑے واضح الفاظ میں بات کی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ وقت آ گیا ہے کہ سود کے خاتمے کے لیے باشعور حلقے بات کو شعوری طور پر آگے بڑھا رہے ہیں یہ سب کچھ اسلام کا تقاضا ہے اور بطور مسلمان ہم سب کا فرض بھی! مجلس احرارِ اسلام سودی نظام معیشت کے خاتمے کے لیے ہر کوشش کی تائید کرتی ہے اور اس جدوجہد کو ترجیحی بنیاد پر آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار بھی کہ یہ ہمارا نصب العین ہے۔ اللہ کرے سودی نظام معیشت کا مکمل خاتمہ ہو اور اسلامی نظام معیشت کا نظارہ ہم اپنی زندگی میں دیکھ سکیں۔ آمین، یارب العالمین!

37ویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے زیر اہتمام اِن شاء اللہ تعالیٰ 12 ربیع الاوّل 1436ھ جامع مسجد احرار چناب نگر میں 37ویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے درج ذیل امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیاریاں تیز کر دیں۔ ☆ کانفرنس کے اشتہارات آپ تک پہنچ چکے ہوں گے اگر ابھی تک اشتہارات نہ ملے ہوں یا آپ کی ضرورت سے کم ہوں تو ملتان مرکز سے رابطہ فرما کر اشتہارات منگوا سکتے ہیں ☆ کانفرنس میں شرکت کے لئے اپنے جماعتی و غیر جماعتی ماحول میں محنت کریں اور انفرادی و اجتماعی شرکت کو یقینی بنائیں نیز کانفرنس اور قافلے کی روانگی کے حوالے سے اخبارات کے مقامی نمائندگان کے ذریعے خبریں بھجوانے کا اہتمام ضرور کریں ☆ ہر مقامی جماعت کے ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ نظم و ضبط کا ماحول پیدا کریں۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے ساتھیوں کی تربیت کریں اور ایک نیک مقصد کے لئے سفر کے آداب کو ہر حال میں ملحوظ رکھیں ☆ دورانِ سفر کلمہ طیبہ اور درود پاک کا ورد جاری رکھیں ☆ چناب نگر میں بلاضرورت نہ گھومیں پھریں اور نہ ہی قادیانیوں کے ساتھ بحث کریں ☆ ہر شاخ یا شرکت کرنے والے ساتھی اپنی تعداد کی مناسبت سے پانچ سے دس جماعتی پرچم ساتھ لائیں اور ممکن حد تک تمام ساتھی سرخ قمیض میں ملبوس ہوں ☆ کانفرنس کی مناسبت سے جن شاخوں کے پاس بینرز موجود ہوں وہ ہمراہ لائیں ممکن ہو تو نئے بینرز بنوانے کا اہتمام کریں ☆ تمام ساتھی/ قافلے سفر کے دورانیے کا اندازہ کر کے ایسے وقت سفر شروع فرمائیں کہ آپ زیادہ سے زیادہ 12 ربیع الاوّل کو نماز فجر تک مرکز چناب نگر پہنچ جائیں اس سے زیادہ تاخیر مناسب نہیں ☆ جن شاخوں کو انتظامات کے لیے کارکن مہیا کرنے کا کہا گیا ہے ان سے درخواست ہے کہ متعینہ کارکنوں کی تربیت کریں اور یہ ساتھی 11 ربیع الاوّل کو نماز ظہر تک لازماً چناب نگر پہنچ کر رپورٹ کریں ☆ اپنے اردگرد مشکوک افراد پر نظر رکھیں ☆ موسم کے مطابق چادر وغیرہ ہمراہ رکھیں اور کھانے پینے کی چھوٹی موٹی اشیاء مثلاً پانی کی بوتل چنے، بسکٹ وغیرہ اگر ساتھ رکھیں تو سہولت رہے گی ☆ اپنے قافلے کا امیر مشاورت سے